بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

کیا بلائے دمشق قدرت ثانیہ ہے؟؟؟

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب ایچ اے، ایم اے

احمدیہ مسلم مشنری (ریٹائرڈ) آف پاکستان سابقہ امیر اور مشنری انچارج فیجی جزائر

برانٹ فورڈ اونٹاریو کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیریت وعافیت ہونگے آمین۔ جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب آپ قادیانی جماعت کے ایک اَجل اور جید عالم ہیں۔ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ آپ سچی بات کہنے اور قبول کرنے میں بالکل ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور اپنی اسی صاف گوئی اور جرأت کی وجہ سے آپ نے اکثر اوقات قادیانی نظام (set up) میں خلفاء اور دیگر اَرباب واختیار سے کافی اذیتیں بھی سہی ہیں۔ بہر حال۔۔۔ ے اِس طرح تو ہوتا ہے اِس طرح کے کاموں میں

جناب مولانا صاحب۔ آپکی ای میلز گاہے بگاہے اس عاجز کی طرف آتی رہتی ہیں اور خاکسار آپکی ای میلز کو سرسری نظر سے دیکھتا رہتا ہے۔ درج ذیل ای میل بھی آپ نے میری طرف بھیجی ہے۔ اگرچہ آپ نے اپنی ای میل میں مخاطب کسی اور کو کیا ہوا ہے لیکن آپکی ای میل کے مضمون سے خاکسار کو بھی دلچسپی ہے۔ اور میں اس ضمن میں آنجناب سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ اپنی ای میل میں آپ لکھتے ہیں۔

Nasir Ahmad Sultani, Ameer Jama'at e Ahmadiyyah (Haqiqi), Mujaddid 15th century of Islamic Calendar is totally misguided man. After the demise of the Holy Promised Messiah,"Qudrat-e-Sania", KHILAFAT-E-AHMADIYYA WAS SUCCEED.That is why the WHOLE Jama'at Ahmadiyya accepted Hazrat Kakeem Maulvi Noor-ud-Deen as khalfa-tul-MASIH-UL-AWWAL. AND THAT SYSTEM OF "QUDRAT-E-SANIYYA",KHILAFAT-E-HMADIYYA IS ETERNAL, FOR EVER, WILL CONTINUE TILL QIAMAT withot break, ACCORDING TO THE WILL OF THE HOLY PROMISED MESSIAH PEACE BE ON HIM [RESALAH AL- WASIYYAT]. SO "Dr. Nasir Ahmad Sultani" SHOULD ALSO ACCEPT KHILAFAT-E-AHMADIYYA AND LEAVE THE "SAPRETE DERH EINT KI MASJID".

Din Muhammad Shahed, H.A., M.A.
Ahmadiyya Muslim Missionary [retired] of Pakistan,
Former Amir & Missionary-in-Charge, Fiji Islands,
Brantford,Ontario,Canada.

ترجمہ۔ناصراحمد سلطانی امیر جماعت احمدیہ (حقیقی) مجدد پندرھویں صدی اسلامی کیلنڈر مکمل طور پر ایک گمراہ انسان ہے۔اقدس مسیح موعود کی رحلت کے بعد ''قدرت ثانیہ'' خلافت احمدیہ آپکی جانشین بنی۔یہی وجہ ہے کہ پوری جماعت احمدیہ نے حکیم مولوی نورالدینؓ کوبطور خلیفۃ المسیح اوّل تسلیم کیا تھا۔اوراقدس مسیح موعود کی وصیت کے مطابق ''قدرت ثانیہ'' خلافت احمدیہ کا نظام ہمیشہ کیلئے دائمی ہے اور بغیر کسی رخنہ کے تاقیامت جاری رہے گی۔لہٰذا ''ڈاکٹر ناصر احمد سلطانی'' کوڈیڑھ اینٹ کی مسجد کو چھوڑ کر خلافت احمدیہ کو قبول کر لینا چاہیے۔

دین محمد شاہد،ایچ اے،ایم اے
احمدیہ مسلم مشنری (ریٹائرڈ) آف پاکستان
سابقہ امیراور مشنری انچارج فیجی جزائر
برانٹ فورڈ اونٹاریو کینیڈا

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔آپ یا قادیانی خلفاء اور علماء جو رسالہ الوصیت کے مطابق انتخابی خلافت احمدیہ کو قدرت ثانیہ قرار دیتے پھر رہے ہیں۔آپ سب لوگوں کا یہ گمراہ کن عقیدہ اور جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔اور بذات خود حضرت اقدس بانئے جماعتؑ نے رسالہ الوصیت میں ہی آپ لوگوں کے اس گمراہ کن عقیدہ اور پروپیگنڈا کی نفی فرمائی ہوئی ہے۔اورنہ صرف حضرت اقدس مہدی و مسیح موعودؑ نے نفی فرمائی ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سمیت تمام اصحاب احمد اور اہل بیت سب نے آپکے اس جھوٹے اور گمراہ کن عقیدے اور پروپیگنڈے کی نفی فرمائی ہوئی ہے۔لیکن مقام حیرت ہے کہ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے بھی آپکے دلوں میں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف ہے اور نہ ہی آپ کو اپنی موت یاد ہے۔جناب مولانا صاحب۔حضورؑ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دُعا کرتے رہو۔اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دُعا میں لگے رہیں تادوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔'' (الوصیت۔روحانی خزائن جلد۲۰صفحات ۳۰۶)

اپنا اور قدرت ثانیہ کا ذکر کرنے کے بعد حضورؑ قدرت ثانیہ کی وضاحت کرتے ہوئے ذیل میں فرماتے ہیں۔

''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔(ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان

تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔‘‘ (ایضاً صفحات ۳۰۶۔۳۰۷)

حضورؑ حاشیہ میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(ڑ) ’’ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔‘‘ (ایضاً صفحات ۳۰۶ حاشیہ)

جناب مولانا صاحب۔ حضورؑ نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کی وضاحت کرتے ہوئے درج بالا اقتباس میں فرمایا ہے۔۔۔

(۱) ’’اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔‘‘

اور پھر بیعت لینے والوں کے متعلق حاشیہ میں مزید وضاحت فرما دی کہ۔۔۔

(۲) ’’ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔‘‘

حضورؑ اپنی رحلت کے معاً بعد بیعت لینے والوں کا ذکر اور حاشیہ میں اُنکے بارے میں تفصیل بتانے کے بعد بطور خلاصہ آخر پر فرماتے ہیں۔۔

(۳) ’’سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔‘‘

حضورؑ نے رُوح القدس پا کر کھڑے ہونیوالے کی مزید تفصیل حاشیہ میں یہ فرمائی ہے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

(۴) ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔‘‘

جناب مولانا صاحب۔حضورؑ نے رسالہ الوصیت میں اپنے بعد دوقسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جومنتخب ہونے کے بعد آپکے نام پر بیعت لیں گے۔وغیرہ۔اوردوسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ روح القدس کیساتھ کھڑا کرے گا۔ میرا آپ سے اور آپ ایسے قادیانی مولویوں اور آپکے خلیفہ سے سوال ہے کہ اگر آپکے بقول بیعت لینے والے یہ انتخابی خلیفے ہی قدرت ثانیہ ہیں تو پھر حضورؑ نے اپنے اقتباس کے آخر پر جس رُوح القدس پا کر کھڑے ہونیوالے کا ذکر فرمایا ہے اور جس کی حاشیہ میں بھی وضاحت فرمائی ہے۔ یہ کون ہے اور کیا ہے؟؟؟

جناب مولانا صاحب۔یہی رُوح القدس پا کر کھڑا ہونیوالا جس کی حضورؑ نے حاشیہ میں بھی وضاحت فرمائی ہے۔جماعت احمدیہ میں یہی قدرت ثانیہ کا مظہر اوّل ہے۔احمدیت چونکہ محمدیت کا ظل ہے لہٰذا مثیل مصطفیٰ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ظہور کیساتھ ہی محمدی قدرت ثانیہ کا تجدیدی سلسلہ بھی احمدیت میں داخل ہو چکا ہے اور یہی تجدیدی سلسلہ قدرت ثانیہ ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ایک ایسا عظیم الشان وجود تھا جن کے تقویٰ اور طہارت کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

”وکنت اصرخ فی لیلی و نھاری واقول یاربّ من انصاری یاربّ من انصاری انی فرد مھین۔فلما توا ترفع یدالدعوات۔وامتلأ منہ جوّالسمٰوات۔ اجیب تضرعی۔وفارت رحمۃ ربّ العالمین۔ فاعطانی ربیّ صدیقا صدوقا۔۔۔۔۔اسمہ کصفاتہ النورانیۃ نورالدین۔۔۔۔۔ولما جاء نی ولاقانی ووقع نظری علیہ رایتہ آیۃً من آیات ربیّ وایقنت انہ دُعائی الذی کنت اداوم علیہ واشرب حسی۔ونبّانی حدسی۔انہ من عباداللّٰہ المنتخبین۔“(آئینہ کمالاتِ اِسلام۱۸۹۳ء بحوالہ روحانی خزائن جلد۵ صفحات ۵۸۱۔۵۸۳)

”میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلّا تا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے۔میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔ جب وہ میرے پاس آ کر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔“(ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقات الیقین فی حَیاتِ نورالدّین صفحہ ۱۔۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

حضرت بانئے جماعتؑ حضرت مولوی نورالدینؓ کے متعلق اپنے منظوم کلام میں یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زاُمت نوردیں بودے　　　ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نوردین بن جائے۔مگر یہ تو تب ہی ہوسکتا ہے کہ ہر دِل یقین کے نور سے بھر جائے۔

حضرت بانئے جماعتؑ کی وفات کے بعد یہی عظیم الشان وجود حضورؑ کا جانشین منتخب ہوا　اور اِس خلیفہ راشد کا بھی یہی ایمان تھا کہ حضرت

مہدی ومسیح موعودؑ نے جس قدرتِ ثانیہ کی اپنی جماعت کو بشارت بخشی تھی اُس سے سلسلہ مجددین یعنی اِلہامی خلفاء مراد ہیں اور آپؑ نے بحیثیت خلیفۃ المسیح اولیٰ احمدیہ سلسلہ میں ظاہر ہونیوالی قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر یعنی موعودزکی غلام مسیح الزماں کے ظہور کا وقت بھی اِجتہادی رنگ میں اندازاً بتایا تھا۔محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا قرآن کریم کا درس باقاعدگی کیساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا تھا:۔

''تیس برس کے بعد اِنشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہوگا۔'' (حیات نور صفحہ۶۰۴ مؤلف شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل)

جناب مولانا صاحب۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے علاوہ اصحاب احمدؑ اور اہل بیت کا بھی یہی عقیدہ تھا یعنی وہ سب حضورؑ کے بعد انتخابی خلافت کو قدرت ثانیہ نہیں سمجھتے تھے۔ثبوت کیلئے تاریخ احمدیت کا درج ذیل حوالہ پیش خدمت ہے۔

''قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکٹھے ہوکر اِجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اِجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔چنانچہ اُنہوں نے اِسکی تعمیل میں اعلان شائع کردیا۔قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اِجتماعی دعا کراتے رہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ۲۱۲)

اَمر واقع یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے موعودزکی غلام کو ہی قدرتِ ثانیہ کا مصداق سمجھتے تھے جس نے بعدازاں رُوح القدس پاکر کھڑا ہونا تھا۔احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے اِس پہلے مظہر کو حضورؑ نے مصلح موعود کا نام دیا تھا اور خلیفہ اوّلؓ بھی اُسے مجدد سمجھتے تھے۔اگر ''اِنتخابی خلافت راشدہ'' حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں ''قدرتِ ثانیہ'' ہوتی تو آپؓ ضرور حضرت میر ناصر نواب سے یہ اِرشاد فرماتے کہ قدرتِ ثانیہ تو مجسم رنگ میں خلیفۃ المسیح اوّل کی صورت میں آپ سب کے سامنے موجود ہے اور اب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرنا اور کروانا چاہتے ہیں؟ لیکن آپؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپؓ بذاتِ خود بھی جماعت کے ساتھ مل کر قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرتے رہے۔مجھے اُمید ہے کہ اب آپ پر واضح ہوگیا ہوگا کہ احمدی انتخابی خلافت نہ ہی قدرت ثانیہ ہے اور نہ ہی حضورؑ نے اپنے رسالہ الوصیت میں اِسکے قدرت ثانیہ ہونے کا کوئی اشارہ دیا ہوا ہے۔یہ سب آپ قادیانی خلفاء اور علماء کا خودساختہ عقیدہ اور گمراہ کن پروپیگنڈا ہے۔۔ ؎ اَندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

﴿۲﴾۔۔جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب آپکو یہ بھی واضح رہے کہ کسی نبی کے بعد اُسکی انتخابی خلافت کا سلسلہ کبھی دائمی (eternal) نہیں ہوا کرتا۔اگر کسی نبی کے بعد اُسکی انتخابی خلافت کا سلسلہ دائمی ہونا ہوتا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر کوئی نبی نہیں تھا جس کی انتخابی خلافت کو جاری رکھا جاتا۔آپ ﷺ اس ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔''حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ

نے فرمایا ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔"(احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء شمارہ نمبر ۵ جلد نمبر ۱۲ بحوالہ کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

اِس حدیث کا عربی متن اِس طرح ہے۔"ما كانت نبوّة قطّ اِلّا تا بعتها خلافة وما من خلا فةاِلّا تبعها مُلك۔"(ابن عساکر) یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد خلافت نہ آئی ہو۔اور کوئی خلافت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد ملوکیت نہ آئی ہو۔"

(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

جناب مولانا صاحب۔آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ بڑے واضح ہیں اور اِس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ہر نبوت کے بعد خلافت (انتخابی یا مشاورتی) قائم ہوتی ہے اور پھر وقت کیساتھ ساتھ اِس خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اِس کی جگہ ملوکیت لے لیتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ملوک اپنے وقت میں اپنے آپ کو کبھی ملوک نہیں کہلواتے بلکہ اپنے آپ کو خلیفہ اور اپنی ملوکیت کا نام ہمیشہ خلافت ہی رکھتے ہیں۔مثلاً خلافت اُمیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ وغیرہ۔مرزا بشیر احمد المعروف بہ قمر الانبیاء اپنے مضمون اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ میں زیرِ عنوان کیا خلافت کا نظام دائمی ہے؟ اِرشاد فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیے کہ گو خلافت کا حکم دائمی ہے یعنی جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اُسکے بعد لازماً خلافت آئے گی۔مگر خلافت کا سلسلہ دائمی نہیں ہے یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک نبی کے بعد اُسکے خلفاء کا سلسلہ ہمیشہ متصل صورت میں قائم رہے۔بلکہ خلافت کا زمانہ حالات اور ضرورت پر موقوف ہے۔یعنی چونکہ خلافت نبوت کا تتمہّ ہے اس لیے جب تک خدا تعالیٰ کسی نبی کے کام کی تکمیل اور اُسکے بوئے ہوئے بیج کی حفاظت کیلئے خلافت کے سلسلہ کو ضروری خیال فرماتا ہے یہ سلسلہ قائم رہتا ہے اور اُسکے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔اور پھر خلافت کی جگہ ملوکیت یا بالفاظ دیگر جماعت اور قوم کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔"(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ۔صفحہ ۳۰۔۳۱)

اِسی مضمون کے اگلے صفحہ پر جناب مرزا بشیر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"پس حقیقت یہی ہے اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو یاد رکھنا چاہیے کہ کسی نبی کے بعد خلافت متصلہ کا سلسلہ دائمی طور پر نہیں چلتا بلکہ صرف اُس وقت تک چلتا ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ نبوت کے کام کی تکمیل کیلئے ضروری خیال فرمائے۔اور اِسکے بعد ملوکیت کا دور آ جاتا ہے۔۔۔۔ اور بنو اُمیہ اور بنو عباس کے خلفاء جو خلافت راشدہ کے بعد برسرِ اِقتدار آئے سب اِسی نوع میں داخل تھے گو وہ غلط طور پر خلیفہ بھی کہلاتے رہے جس کی وجہ سے کئی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔"(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ۔صفحہ ۳۲)

مجھے اُمید ہے آپ نے انتخابی خلافت احمدیہ کے متعلق یہ جو فرمایا ہے کہ حضورؑ نے رسالہ الوصیت میں انتخابی خلافت احمدیہ کو دائمی فرمایا ہے۔ یہ بھی آپ قادیانی خلفاء اور علماء کا خود ساختہ جھوٹ اور گمراہ کن پروپیگنڈا ہے ورنہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کے بڑے واضح ارشاد (ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے) کے خلاف احمدیہ خلافت کے متعلق کبھی نہیں فرمایا کہ یہ دائمی ہوگی۔۔۔فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

﴿۳﴾۔۔ جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب۔ آپ جانتے ہونگے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے ادارے کو۱۹۰۶ء میں قائم فرمایا تھا۔ رسالہ الوصیت کے مطابق ہی آپؑ نے صدر انجمن احمدیہ کو اپنی جانشین قرار دیا تھا۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔۔۔۔ ''چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لیے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہیں۔'' (ضمیمہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ۔ ۳۲۵)

حضرت بانئے جماعتؑ نے حضرت مولوی نورالدینؓ کو اپنی قائم کردہ انجمن کا صدر منتخب فرمانے کیساتھ ساتھ اپنے دیگر قریبی چودہ اصحاب کو اسکے ممبران منتخب فرمایا تھا۔ جن کے نام نامی درج ذیل ہیں۔

(۱) مولانا مولوی نورالدین صاحب۔ صدر (۲) مولوی محمد علی صاحب۔ سیکرٹری (۳) خواجہ کمال الدین صاحب۔ مشیر قانونی (۴) مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی (۵) صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (۶) نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیرکوٹلہ (۷) سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب۔ مدراس (۸) مولوی غلام حسن خاں صاحب رجسٹرار پشاور (۹) میر حامد شاہ صاحب۔ سیالکوٹ (۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور (۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ لاہور (۱۲) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ لاہور (۱۳) ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب۔ لاہور (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسٹنٹ سرجن۔ (مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۰)

جناب مولانا دین محمد شاہد صاحب آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا۔
''میری رائے تو یہی ہے کہ جس اَمر پر انجمن کا فیصلہ ہوجائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرتِ رائے اس میں ہوجائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔ لیکن اِس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا اَمر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اِس میں کوئی خاص اِرادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک اَمر میں صرف انجمن کا اِجتہاد ہی کافی ہوگا۔'' (مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۷ء بحوالہ حقیقت اِختلاف مؤلف مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۷۶)

مولانا صاحب۔ آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدینؓ نے صدر انجمن احمدیہ کے متعلق کیا فرمایا تھا؟؟؟ آپؓ مورخہ ۱۵؍اکتوبر ۱۹۰۹ء کو اپنے خطبہ عیدالفطر میں فرماتے ہیں۔
''حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خُدا کے سپرد کر دیا اور اُدھر چودہ اشخاص (صدر انجمن احمدیہ۔ ناقل) کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر اِن چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اِسے اپنا خلیفہ مانو اور اِس طرح تمہیں اِکٹھا کردیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ قوم کا میری خلافت پر اِجماع ہوگیا۔ اب جو اِجماع کا خلاف کرنیوالا ہے وہ خُدا کا مخالف ہے۔ چنانچہ فرمایا وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء:۱۱۶)۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔

واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور اِنکی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا اپنی تقویٰ کی رائے سے، اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ وامیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اِس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوْبِهِمْ (التوبہ:۷۷) کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا؟ اسلئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔'' (خطبات نور۔ صفحہ ۴۱۹)

جناب مولانا صاحب۔ آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے دور خلافت میں ہی اپنی سیاسی کاروائیوں کا آغاز کر دیا تھا۔ مثلاً ۱۹۰۹ء میں ایک انجمن ارشاد بنا ڈالی۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی صدر انجمن احمدیہ (جس کو آپؑ نے اپنی جانشین قرار دیا تھا) کے ہوتے ہوئے آپکے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو الگ انجمن ارشاد بنانے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟ مولانا صاحب۔ کیا آپ اس پر روشنی ڈالیں گے؟؟ اسی طرح فروری ۱۹۱۱ء میں مجلس انصار بنا ڈالی۔ چونکہ ۲۰ رفروی ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی صفات اور علامات بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کچھ اِس طرح فرمایا ہوا ہے ''اُس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔'' مولانا صاحب۔ وہ غلط اور جھوٹا دعویٰ مصلح موعود جس کا عملاً اِعلان ۱۹۴۴ء میں ہوا تھا کیا اُسکی بنیاد جون ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری کر کے نہیں رکھ دی گئی تھی؟؟ ۱۹۱۳ء میں ہی دعوۃ اِلیٰ الخیر فنڈ کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے موقعہ پر اپنے بزرگ والد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ جس کو آپؑ نے اپنی جانشین قرار دیا تھا کو رڈ کر کے اپنے مخصوص گروپ میں اپنا نام پیش کروا کر اور خوشامدی حواریوں سے تائید کروا کر اپنی خلافت کی لوگوں سے بیعت لے لی۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ جس کو آپؑ نے اپنی جانشین قرار دینے کے ساتھ اپنی وفات کے بعد اس انجمن احمدیہ کے اکثریتی فیصلہ کو درست اور قطعی قرار دیا تھا۔ علاوہ اسکے حضورؑ کے خلیفہ اوّلؓ نے بھی حضورؑ کی قائم کردہ اس انجمن کو مجلس انتخاب قرار دیا تھا۔ مولانا صاحب۔ یہاں میرا آپ سے سوال ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا اپنے بزرگ والد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران کو رڈ کر کے اپنا انتخاب اپنی مجلس انصار اور اپنے حواریوں سے کروانا کیا حضورؑ کی منشاء اور مقصد کے مطابق تھا؟؟؟ ہر نیک دل اور متقی احمدی جواباً کہے گا کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب کا ایسا انتخاب حضورؑ کی منشاء اور مقصد کے سراسر خلاف تھا تو پھر جناب مولانا صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی سازشی خلافت کا قدرت ثانیہ ہونا تو بہت دور کی بات ہے یہ خلافت تو خلافت راشدہ بھی نہیں تھی۔ آپ کو علم ہے کہ محمدی خلافت راشدہ کی صف کن لوگوں نے لپیٹی تھی اور پھر اسی دمشقی بلا نے میدان کربلا میں پیارے نبی ﷺ کی آل کیساتھ کیا سلوک کیا تھا؟

مثیل مصطفےٰ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ۹ راپریل ۱۹۰۷ء کو ایک الہام ہوا تھا۔ بلائے دمشق (تذکرہ صفحہ ۶۰۳) حضورؑ کا یہ الہام ہمیں کیا خبر دے رہا ہے۔ یہ الہام ہمیں خبر دے رہا ہے کہ حضرت بانئے جماعتؑ کی وفات کے بعد آپکی جماعت پر بھی دمشقی بلا سے ملتی جلتی بلا

مسلط ہوگی۔کیا جناب مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کا اپنے بزرگ والد کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کو رد کر کے اپنے حواریوں سے اپنی ناجائز خلافت کی بیعت لے کر جماعت احمدیہ پر مسلط ہونا کیا حضورؑ کے الہام کے مطابق بلائے دمشق کا جماعت احمدیہ پر مسلط ہونا نہیں تھا ۔اموی دمشقی بلاقریباً ایک سو سال تک اُمت محمدیہ پر مسلط رہی تھی۔اسی طرح کیا محمودی خاندانی خلافت بھی بلائے دمشق کی طرح جماعت احمدیہ پر قریباً ایک صدی سے مسلط نہیں ہے۔حیرت کی بات ہے کہ آپ ایسا پڑھا لکھا انسان اس بلائے دمشق کو قدرت ثانیہ قرار دیتا پھر رہا ہے۔

﴿۴﴾ حضرت میر ناصر نواب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خدمت میں قدرت ثانیہ کے نزول کیلئے دعا کی درخواست کرنا اس بات کا قطعی ثبوت نہیں تھا کہ بشمول حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور تمام جماعت احمدیہ مع اہل بیعت جن میں جناب مرزا البشیر الدین محمود احمد بھی شامل تھے انتخابی خلافت احمدیہ جس کا آغاز حضرت مولوی نور الدینؓ کے پاک اور برگزیدہ وجود سے ہوا تھا یہ قدرت ثانیہ نہیں تھی۔تبھی سب مل کر قدرت ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرتے تھے۔لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کے بعد جب صدر انجمن احمدیہ کو رد کر کے اور ایک سازش کے تحت خلافت احمدیہ پر قبضہ کرلیا تو پھر جناب مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کا جس جگہ پر حضرت مولوی نور الدینؓ کا بطور خلیفہ اوّل انتخاب ہوا تھا وہاں پر مقام قدرت ثانیہ کا بورڈ لگانا کیا یہ جعلسازی نہیں تھی؟؟؟ مولانا صاحب۔آپ مجھے بھی اور ساری جماعت احمدیہ کو بھی بتائیں کہ کیا ایسے جعلساز نام نہاد خلفاء قدرت ثانیہ کے مظاہر ہوا کرتے ہیں؟؟ اور اس طرح کیا سازش کیساتھ ہتھیائی گئی ایسی نام نہاد خلافت کیا قدرت ثانیہ ہوا کرتی ہے؟ مضمون کے شروع میں درج آپکی ای میل سے ظاہر ہے کہ وہ انتخابی خلافت احمدیہ جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خلافت اولیٰ سے ہوا تھا۔آپکے بقول یہ انتخابی خلافت ہی قدرت ثانیہ ہے اور آپ اپنی ای میل میں اپنے اس نقطہ نظر کو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرف بھی منسوب کر رہے ہیں۔جناب مولانا صاحب۔بلائے دمشق کو قدرت ثانیہ سمجھنے یا کہنے کیلئے اور مزید برآں اپنے اس گمراہ کن نقطہ نظر کو حضرت بانئے جماعتؑ کی طرف منسوب کرنے کیلئے آپکے پاس کیا کوئی دلیل یا ثبوت ہے؟؟؟ مجھے اُمید ہے جواب کے سلسلہ میں آپ ایسا اجل اور جید قادیانی عالم مجھے اور جماعت احمدیہ کو مایوس نہیں کرے گا۔اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر آپ نے کسی مصلحت سے کام لیتے ہوئے قادیانی خلفاء اور علماء کی طرح چپ کا قفل اپنے منہ پر لگایا تو میں اللہ تعالیٰ کے حضور میدان محشر میں بھی اپنے سوالوں کے جوابات کیلئے آپ سے تقاضا کروں گا اور وہاں آپ کو میرے سوالات کے جوابات دینے پڑیں گے۔اور وہاں آپ کیلئے اپنے منہ پر قفل لگانے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔والسلام۔۔۔۔خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۲۵/مارچ ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆